❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا (النساء:123)

کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم ضرور اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ اللہ کا سچّا وعدہ ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے "سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب"

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب 13 مارچ 1911ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت بُو زینب صاحبہؓ کے صاحبزادے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے پوتے تھے۔ آپ کے والد حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ، حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے والدِ محترم تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور بعد میں لاہور میں کالج میں زیرِ تعلیم رہے۔ 2 جولائی 1934ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے نکاح کا اعلان اپنی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے فرمایا اور 26 اگست 1934ء کو تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ، پیارے حضور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دو بیٹیوں صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اور صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ سے نوازا۔

سامعین! آپ کی سوانح کا سب سے ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن مبشر الہامات سے نوازا تھا اُن میں سے زیادہ تر الہامات آپ کی ذات میں پورے ہوئے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 1997ء میں فرمایا کہ "اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک باپ کے متعلق بعض بشارتیں ہوتی ہیں لیکن اس کے بیٹے کے حق میں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے متعلق بعض الہامات کے بارہ میں مجھے پورا یقین تھا کہ وہ آپ کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی ذات میں پورے ہو رہے ہیں"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بارہ میں الہامات عَمَّرَهُ اللّٰهُ علٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ یعنی آپ کو خلاف توقع لمبی عمر عطا فرمائی اور اَمَّرَهُ اللّٰهُ علٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ یعنی اللہ نے آپ کو خلاف توقع صاحبِ امر یعنی امیر بنایا (تذکرہ صفحہ 666-667 طبع اوّل 1935ء) کا ذکر کر کے فرمایا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ نے نہ ہی غیر معمولی عمر پائی اور نہ ہی آپ امیر بنائے جاتے رہے لیکن آپ کے یہ بیٹے حضرت مرزا

منصور احمد صاحب نے ساڑھے چھیاسی سال کی لمبی عمر پائی جبکہ کئی بار آپ پر شدید دل کے حملے اور دیگر عوارض کے حملے ہوتے رہے لیکن ہر بار خلافِ توقع صحتیاب ہوتے رہے اور اس طرح الہامی بشارت کے مطابق خلافِ توقع لمبی عمر پائی۔ اسی طرح خلافت ثالثہ میں بھی اور خلافت رابعہ میں بھی متعدد بار امیر بنائے جاتے رہے اور مجموعی طور پر کُل 45 مرتبہ امیر مقرر کئے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور کشف ہے جس میں حضور علیہ السلام نے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بارہ میں فرمایا

"اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"

(تذکرہ صفحہ 639 طبع اوّل 1935ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"خلیفہ وقت ہی مرکز سلسلہ میں امیر مقامی ہوتا ہے لیکن ربوہ سے میری ہجرت کے بعد میرے حکم سے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو ربوہ کا امیر مقامی مقرر کیا گیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں میری طرف سے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کو اپنی جگہ بٹھانا واقعاتی لحاظ سے ثابت کر رہا ہے کہ یہ دونوں الہامات یعنی "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" اور اَمْرُهُ اللّٰهُ عَلیٰ خِلَافِ التَّوَقُّعِ "نہایت صفائی کے ساتھ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی ذات میں پورے ہوئے ہیں۔"

سامعین! اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا شریف احمدؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا" وہ بادشاہ آیا۔ دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے "حضور علیہ السلام اس کے آگے فرماتے ہیں" قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے"۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حضرت مرزا منصور احمد صاحب جس جرأت اور بہادری کے ساتھ تائید حق اور باطل کو رد کرنے والے تھے بہت ہی کم مَیں نے دیکھے ہیں۔ خلافت کے متعلق اور میری ذات کے متعلق کسی نے اگر غلط اشارہ بھی کیا ہو تو اس کے خلاف شدید ردِ عمل دکھاتے تھے اور خلافت کے حق میں سونتی ہوئی ایک تلوار کی طرح تھے۔"

(ہفت روزہ بدر قادیان 18-25 دسمبر 1997ء صفحہ 23)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے 1940ء میں خدام الاحمدیہ میں اپنی خدمات کا آغاز بطور نائب صدر کے کیا۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں 1956ء اور 1957ء میں قائد تربیت کے طور پر اور 1958-1969ء تک قائد صحت جسمانی و ذہانت کے عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور میں حضورؒ کی غیر موجودگی میں آپ امیر مقامی کی خدمات انجام دیتے تھے۔ سب سے پہلے آپ امیر مقامی تین سے چھ جون 1967ء کو بنے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لندن تشریف لے جانے کے بعد تو آپ مستقل امیر مقامی ہو گئے۔ یکم مئی 1971ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کی غیر معمولی صلاحیتیں دیکھ کر آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے اعلیٰ ترین عہدے ناظرِ اعلیٰ پر فائز فرمایا۔ آپ اس عہدے پر اپنی وفات تک فائز رہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1983ء میں آپ کو صدر، صدر انجمن احمدیہ کے عہدے پر فائز کیا اور آپ تا وفات اس عہدے پر بھی فائز رہے۔

سامعین! آپ نے قادیان کے نہایت پاکیزہ ماحول میں آنکھیں کھولیں، حضرت اماں جان کی تربیت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میسر آئی جس کی گہری چھاپ آپ کے کردار و سیرت میں جھلکتی تھی۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا اور آپ کی یہ استعداد آخر عمر تک رہی۔ خاص طور پر اعداد و شمار اور حسابی چیزیں آپ کو بہت اچھی طرح یاد رہتی تھیں۔ اس لحاظ سے انجمن کے بجٹ آمد و خرچ، خزانہ اور دیگر اہم مدات کے اعداد و شمار اکثر برنوک زبان ہوتے تھے۔ خود فرماتے تھے کہ جو اعداد و شمار ایک دفعہ میرے سامنے سے گزر جائیں پھر بھولتے نہیں۔ آپ کو لوگوں کی شکلیں خوب یاد رہتی تھیں لیکن نام بھول جاتے تھے لیکن ضرورت کی جس بات پر زور دیتے تھے اسے یاد رکھنے کا خوب ملکہ تھا۔ آپ نہایت بے نفس اور منکسر المزاج انسان تھے۔ بہت کم گو تھے۔ آپ کو کبھی نام و نمود کی خواہش نہیں ہوئی۔ 1984ء میں ضیاء آرڈیننس کے بعد ہزاروں احمدی احباب کے ساتھ ساتھ آپ کے خلاف بھی مقدمات قائم ہوئے۔ یہ پانچ مقدمات تھے جن کی پیروی کے لئے آپ ایک عام فرد جماعت کی طرح عدالتوں میں پیش ہوتے رہے اور کبھی اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس نہ کیا۔ ایک مرتبہ جب آپ باری کے انتظار میں کھڑے تھے تو ایک دوست نے آپ کو کرسی پیش کی مگر آپ نے منع کر دیا۔ اسی طرح روزنامہ "الفضل" ربوہ 26، فروری 1998ء میں مکرم نسیم سیفی صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے ایک سیشن کے دوران کسی نے محترم میاں صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور کا لفظ استعمال کیا۔ عام حالات

میں تو یہ معمولی بات ہے لیکن جس کرسی پر آپ بیٹھے تھے اس کا احترام کرتے ہوئے آپ نے فوراً اس شخص کو ٹوکا اور کہا کہ ''یہ لفظ صرف اور صرف حضرت صاحب کے لئے استعمال کیا جائے۔ میرے لئے یہ لفظ نہ استعمال کیا جائے۔''

آپ طبعاً مشقت پسند تھے اور ذاتی طور پر محنت کے عادی تھے۔ قادیان کے زمانے میں اپنے مختلف النوع کے کارخانوں سے منسلک رہے شاید اسی لئے تیکنیکی کاموں سے خاص شغف تھا اور آخر وقت تک صحت کی حالت میں اپنے تیکنیکی آلات میں کچھ وقت گزارتے تھے اور چھوٹی موٹی خرابیاں خود درست فرما لیتے تھے۔ آپ کو شکار کا بھی شوق تھا۔ اس کے علاوہ آپ ایک اچھے ایتھلیٹ اور فٹ بال اور والی بال کے کھلاڑی تھے اور باکسنگ بھی کھیلتے تھے۔ جب قادیان سپورٹس یونین کلب کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس کے صدر بنے۔

سامعین! آپ کے ساتھ کام کرنے والوں کو یہ احساس ہوتا جیسے میدان جنگ میں اُنہیں ایک ڈھال میسر ہے۔ کبھی گھبراہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا اور کبھی کسی کے رات دو بجے بھی حاضر ہونے پر بڑی بشاشت سے پوری بات سنی اور ہدایات دیں۔ دوسروں کی خاطر اپنا آرام قربان کر دیتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے فیاضی اور قلبی غنا کی صفت سے بھی خوب نوازا تھا۔ جس حد تک ممکن ہوتا کسی کی حاجت روا کی مدد کرتے بس ان تک پہنچنا شرط ہوتی تھی اور یہ بھی چنداں مشکل نہ تھا کیونکہ آپ کے دروازے ہر کس و ناکس کے لئے ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔ جو چاہتا اور جب چاہتا آپ کے دفتر کی چِک اٹھا کر آپ کے دفتر میں داخل ہو سکتا تھا۔ ایک دفعہ خود بھی یہ اظہار فرمایا کہ میں ملاقات کے لئے پہلے وقت طے کرنے کے تکلف میں نہیں پڑتا ہر وقت دروازے کھلے ہیں جو چاہے آئے۔ اور یہ صرف دفتر کا ہی معاملہ نہ تھا گھر میں بھی یہی حال تھا۔ جب اور جس وقت بھی ملاقات کے لئے کوئی حاضر ہوا آپ نے شرف ملاقات بخشا۔ مستحقین کی امداد دل کھول کر کرتے۔ اس میں مذہبی تفریق نہیں تھی۔ ایک غیر از جماعت مولوی صاحب نے درخواست کی تو اُن کی بھی مطلوبہ ضرورت پوری کر دی۔ ماتحت عملہ سے نہایت مشفقانہ سلوک ہوتا۔ کارکنان کی تنخواہوں کا معاملہ زیر غور ہوتا تو زیادہ سے زیادہ اضافہ کی کوشش کرتے۔ ایک مرتبہ کسی کی فیملی میں پانچ افراد شمار کر کے حساب بنایا کہ اس فیملی کو ہفتہ میں کتنا گوشت، سبزی اور دودھ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اس طرح گوشوارہ بنا کر انجمن میں معاملہ پیش کیا جس کے نتیجہ میں تنخواہوں میں مناسب اضافہ ہوا۔

سامعین! آپ کے راضی برضا رہنے اور توکّل علی اللہ کی یہ شان تھی کہ کوئی دلخراش سانحہ ہو، کسی احمدی کی راہ خدا میں جان قربان ہو یا کوئی اور جماعتی نقصان آپ ہمیشہ ایک بلند ہمت قائد کی طرح عزم و استقامت کے ساتھ ایستادہ اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہی نظر آئے۔ ایسے موقع پر کبھی اظہار افسوس کیا جاتا تو تسلی دیتے، دنیا کی بے ثباتی کا ذکر فرماتے اور مثال دے کر سمجھاتے کہ دیکھو! آئے دن دنیا میں کتنے لوگ حادثات میں ہلاک ہو رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بطور خاص حفاظت فرماتا ہے۔ باقاعدہ حساب لگا کر بیان فرماتے کہ اپنی تعداد کے لحاظ سے عام حالات میں حادثات کی جو نسبت جماعت میں ہونی چاہئے اس سے جماعت خدا کے فضل سے محفوظ ہے۔ باقی مرنا تو ایک دن ہے ہی لیکن خدا کی راہ میں جان قربان کرنے کا جو اجر ہے کوئی دوسری چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اپنے ذاتی معاملات میں بھی یہی توکّل آپ کا شیوہ تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ اپنے زمیندارے کے معاملات میں بھی پوری دلچسپی لیتے اور کاشتہ فصل کے بارے میں اندازے معلوم کرتے رہتے تھے لیکن اگر کسی وجہ سے اوسط پیداوار یا آمد میں کمی آجاتی تو کبھی ذرہ برابر بھی ملال نہیں ہوا۔ یہی فرماتے کہ جو مل گیا ہے اسی پر خدا کا شکر کرو۔

(اک مرد باوفا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب)

سامعین! ایک واقف زندگی ہونے کے ناطے آپ نے اپنے آپ کو ہمیشہ جماعتی خدمات کے لئے وقف جانا۔ اگر کبھی کسی کارکن کو کسی ضرورت کے تحت مجبوراً گھر میں آپ کو فون کرنے کی نوبت آتی تو آپ کی بزرگی اور دیگر عوارض کے پیش نظر اکثر یہی خیال ہوتا کہ آپ کو فون پر زحمت نہ دی جائے اور بات پیغام رسانی سے ہی طے ہو جائے مگر آپ کے انکسار، احساس ذمہ داری اور مستعدی کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ خود فون پر تشریف لا کر بات کرتے تھے اور یہی طریق آپ کو پسند تھا۔

آپ منصبِ خلافت کا گہرا عرفان رکھنے والے، خلیفۂ وقت کے سچے عاشق اور فدائی، نہایت جری اور بہادر اور بہت صائب الرائے وجود تھے۔ آپ کم گو اور خاموش طبع تھے مگر جب بولتے تو ایک دبدبہ کے ساتھ اور پھر اس پر طرہ آپ کی بارعب شخصیت اور وجاہت بھی تھی۔ جب کسی بات کو ناحق جانتے تو پیش کرنے والا خواہ ادنیٰ اہلکار ہو یا اعلیٰ افسر یا کوئی قریبی عزیز اس کی کوئی رعایت نہ فرماتے اور دوٹوک لفظوں میں غلط بات ردّ فرما دیتے تھے۔ آپ کی اس صفت کی وجہ سے آپ کو ایک خداداد رعب عطا ہوا تھا۔

سامعین! آپ کو پہلی دفعہ 1992ء میں دل کا تشویشناک حملہ ہوا۔ آپ کئی روز فضل عمر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت میں رہے اس وقت بھی آپ کی کمال قوتِ ارادی کی وجہ سے آپ اتنی جلدی صحت کی طرف راغب ہوئے کہ آپ کے معالج بھی حیران رہ گئے۔ بہت جلد آپ نے معمول کی خوراک لینی اور چلنا شروع کر دیا اور اپنی اہم

ترین دینی خدمات پر حاضر ہو گئے۔ اپنی وفات سے چند ماہ قبل آپ کی صحت زیادہ خراب رہنے لگی۔4 دسمبر کو آپ کو فضلِ عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ آپ کا دل بے حد کمزور ہو چکا تھا اور سانس کی تکلیف بھی تھی۔ چنانچہ 10 دسمبر 1997ء کو دس بجکر پچاس منٹ پر آپ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 12 دسمبر کو بعد نماز جمعہ و عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت مرزا عبد الحق صاحب نے پڑھائی جس میں قریباً 25 ہزار افراد شامل ہوئے۔ بہشتی مقبرہ کے احاطۂ خاص میں آپ کی تدفین ہوئی اور حضرت مرزا عبد الحق صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”آپ پاک روح تھے اور بہت دلیر انسان اور خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔ اس مرتبہ جب آپ لندن تشریف لائے تو بہت خوش تھے اور کہتے تھے کہ مَیں خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ ساری زندگی انہوں نے سادہ گزاری۔ بالکل بے لوث انسان۔ ذرا بھی کوئی انانیت ان کے اندر نہیں تھی۔ ہر چیز میں قناعت پائی جاتی تھی... میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد کے لیے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح جانشین بنائے تو ہماری جگہ بیٹھ جا کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 دسمبر 1997ء)

سامعین! ایک انٹرویو میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے والدِ محترم کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نہایت معمور الاوقات تھے، آرام طلبی کو پسند نہ فرماتے، آپ کے دل میں غنا، بے نفسی اور قناعت تھی۔ ملازمین کے ساتھ بہت حسنِ سلوک کرتے، اُن کے بچوں کی تعلیم اور شادی کے موقع پر لوازمات میں خاص دلچسپی لیتے۔ بچوں کے لئے بہت محبت تھی لیکن غلطی دیکھ کر سختی کرتے، اُنہیں سخت جان اور محنتی بنانے کی کوشش کرتے، باجماعت نماز کی نگرانی کرتے۔

اکثر اوقات ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے، کتب کا مطالعہ بھی ضرور کرتے، خدمت دین کی طرف خاص توجہ تھی۔

(ماہنامہ انصار اللہ مارچ 2000ء)

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡